SHARIA RULINGS OF SLAUGHTERING AND ITS CURRENT PRACTICES IN PAKISTAN. COMPARATIVE STUDY

ذبیحہ کے شرعی احکام اور ملک پاکستان میں اس کا مروجہ طریقہ کار۔ تقابلی مطالعہ

Rasheed Ahmed, Research scholar, Dept. of Qur'an O Sunnah, University of Karachi. <rasheedahmedofficial@gmail.com>
Muhammad Ishaq, Dept. of Usooluddin, University of Karachi. ishaqalam@uok.edu.pk

ABSTRACT: *There is a clear and very absolute concept of Halal and Haram in Islam. Allah almighty has guided humans in this regard in detail. The meat is that's why either Halal or Haram, lawful or forbidden. So there is a concept of Zibh and slaughtering in Islam and there is some obligations and code of conduct for this in Islam. As a Muslim we must fulfil the requirements of Sharia regarding Zabeeha and also to know and apply the sops of zabeeha in Islam. The ruling of Zabheeha and slaughtering is clearly mentioned in Quran and Hadith and Fuqaha-e-Kiram also has explained thes Ahkam with complete detail. Our practice in this regard is according to Islam to some extent and there is a violation of some rulings or sops in our society.*

KEYWORDS: *Slaughtering in Pakistan, Islamic way of Slaughtering, Pakistani way of slaughtering.*

اللہ تعالی نے انسانیت کو حلال و حرام کے بہت تفصیلی احکام عطا کیے ہیں۔ اسلام میں حلال و حرام کا تصور ایک بہت ہی واضح تصور ہے۔ گوشت بھی ان چیزوں میں سے ہے جو حلال یا حرام ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کے احکام کو جاننا اور سمجھنا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ قرآن وحدیث اور پھر اس کے بعد امت کے فقہاء نے اس کے احکام کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ پاکستان میں حلال کے اسٹینڈرڈ بھی بن چکے ہیں۔ ان میں بھی ان احکام کو شامل کیا گیا ہے۔ ہم عام طور سے جب خود بھی جانور ذبح کر رہے ہوتے ہیں تو ان احکام اور شریعت کے ضابطہ اخلاق کو سامنے رکھا جائے تو دنیا و آخرت کی فلاح ہمارا مقدر بن سکتی ہے۔ کم از کم درجے میں ہمیں یہ پتا ہوگا کہ ہم ذبح سے متعلق شریعت کے احکام میں کس حد تک اسلام کو عملا تسلیم کر رہے ہیں اور کس حصے سے ہم غافل ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ "[1] ترجمہ: "حرام کر دیا گیا ہے تم لوگوں پر مردار جانور اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام پکار گیا ہو اور گلا گھٹ جانے سے مرنے والا جانور اور جسے چوٹ مار کر قتل کیا گیا ہو اور جو لڑ کھڑا کر گرنے سے مرا ہو اور جسے کسی جانور سے سینگ مار کر ہلاک کر دیا ہو اور جسے کسی درندے نے کھالیا ہو، ہاں اگر تم اس کو ذبح کر چکے ہو (یعنی اس کے مرنے سے پہلے پہلے تو حلال ہے)"

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالی نے حرام جانوروں کا تذکرہ فرمایا اور آخر میں حلال جانور کا تذکرہ فرمایا۔ مسلمانوں کو " إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ " کے الفاظ سے اس بات کی طرف رہنمائی فراہم کی کہ تمہارے لیے صرف وہ جانور حلال ہیں جن کا تم تذکیہ کرو۔ اس لیے ہم سب سے

پہلے "تذکیہ" کی تعریف بیان کریں گے اور پھر ذبح کی تعریف اور پھر تفصیلی احکام ذکر کیے جائیں گے۔

تذکیہ کی تعریف: "إرهاق روح الحيوان بالطريق المشروع الذي يجعل لحمه حلالا للسلم."[2]

ترجمہ: "جانور کی روح کو ایسے مشروع/جائز طریقے سے نکالنا جو اس (جانور) کا گوشت مسلمان کے لیے حلال کر دے۔"

تذکیہ کے مشروع طریقے: عام حالات میں ذبح اختیاری میں تذکیہ کے لیے دو شرعی طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ ایک کو "ذبح" اور دوسرے کو "نحر" کہتے ہیں۔ البتہ جب کبھی جانور بدک جائے یا وحشی بن جائے یا بھاگ جائے تو چونکہ وہاں "تذکیہ" کے لیے "ذبح" اور "نحر" کا طریقہ اختیار کرنا ممکن نہیں رہتا اس لے شریعت نے وہاں عوامی فائدے اور سہولت کے لیے ایک تیسرے طریقے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے جو کو "عقر" کہا جاتا ہے۔ اس ذبح کو "ذبح اضطراری" بھی کہتے ہیں۔ آئندہ سطور میں دونوں کی الگ الگ تفصیل ان شاءاللہ ذکر کی جائے گی۔

ذبح کی تعریف اور محل ذبح:

- حنفیہ اور مالکیہ کے مطابق ذبح کی تعریف یہ ہے: جانور کی چار رگوں کو کاٹنا اور وہ چار رگیں یہ ہیں: سانس کی نالی، خوراک کی نالی، دوشہ رگیں/خون کی نالیاں
- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک محل ذبح: دو جبڑوں اور ہنسلی کی ہڈی کے درمیان
- شافعیہ کے نزدیک ذبح کی تعریف: حلال جانور کے "حلقوم" یعنی سانس کی نالی اور "مریء" یعنی خوراک کی نالی کو کاٹنا
- شافعیہ کے نزدیک محل ذبح: حلق یعنی گلے کا اوپر والا حصہ ہے۔

نحر کی تعریف: جمہور فقہائے کرام کے نزدیک نحر کی تعریف یہ ہے: لبہ یعنی ہنسلی کی ہڈی میں موجود رگوں کو کاٹنا۔ مالکیہ کے نزدیک نحر کی تعریف یہ ہے: لبہ یعنی ہنسلی کی ہڈی میں ایسا وار کرنا جو اس کی موت کا سبب بن جائے، اگرچہ اس کی رگیں نہ کٹیں۔[3]

پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) حکومت پاکستان وزارت سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماتحت کام کرنے والا ایک ادارہ ہے۔ اس ادارے کا بنیادی کام کوالٹی کنٹرول کرنا اور اسٹینڈرڈ تیار کرنا اور ریگولیٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی نگرانی اور اس پر چیک اینڈ بیلنس رکھنا اس ادارے کا بنیادی کام ہے۔ آئین پاکستان کے تحت یہ پاکستان کی نیشنل اسٹینڈرڈ باڈی ہے۔

فوڈ کے حوالے سے اس ادارے نے جو اسٹینڈرڈ تیار کیا ہے، اس کو PS 3733 کہا جاتا ہے۔ جس کے مطابق پاکستان میں خوراک سے متعلقہ اشیاء پر کام کرنے والی تمام کمپنیوں اور اداروں، حلال فوڈ مینجمنٹ سسٹم، اور فوڈ چین سے وابستہ ہر ادارے پر اس معیار کو فولو کرنا اور اس کے مطابق اپنے کام کو سیٹ کرنا لازم ہے۔ اس معیار میں ذبح کی یہ تعریف ہے:

3.2 Zabaha "Cutting of the trachea, esophagus and jugular veins".[4]

ترجمہ: "ذبح سانس کی نالی، کھانے کی نالی اور خون کی دو نالیوں کے کاٹنے کا نام ہے۔"

ذبح اور نحر کی شرائط:

1. جانور کے مخصوص چار رگوں کو کاٹنا تاکہ جانور کے گوشت سے مردار خون الگ ہو جائے۔
2. عمل ذبح حلق اور ہنسلی کی ہڈی میں ہو۔ (مالکیہ کے نزدیک) لہذا ان کے نزدیک گدی کی طرف سے ذبح جائز نہیں۔

حنفیہ اور شافعیہ کے ہاں گُدی کی طرف سے اگر ذبح کر لیا تو جانور حلال ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

3. دوران ذبح سستی سے مکمل احتراز کرنا تاکہ جانور کسی تکلیف کی وجہ سے نہ مرے، بلکہ ذبح کے عمل سے اس کی جان نکلے۔[5]
4. نحر میں بھی یہی تمام شرائط ملحوظ ہوں گے۔ البتہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ جانور "ذبح" کے ساتھ مختص نہ ہو۔ یعنی یہ ان جانوروں میں سے ہو جن کو "نحر" کیا جاتا ہے۔ ان جانوروں میں سے نہ ہو جن کو ذبح کیا جاتا ہے۔[6]

ذبح شرعی کا طریقہ: اس بات پر تمام فقہائے امت کا اتفاق ہے کہ ذبح شرعی کا سب سے افضل و اکمل طریقہ یہ ہے کہ جانور کی چار رگوں کو کاٹا جائے اور وہ چار رگیں یہ ہیں:

1- حلقوم: سانس کی نالی (Trachea)

2- مريء: کھانے کی نالی (Esophagus)

3،4- ودجان: (jugular veins) جن کو عام طور سے شہ رگ کہا جاتا ہے۔ خون کی دو رگیں۔ دو ملی ہوئی رگیں ہیں جو سر سے پھیپھڑے تک جاتی ہیں۔[7]

البتہ اگر بعض رگیں کاٹ دی جائیں اور بعض چھوڑ دی جائیں تو ایسے ذبیحہ کے حلال ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے چنانچہ فقہائے امت سے اس بارے میں چھ اقوال منقول ہیں۔

پہلا قول: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں چار رگوں میں سے تین رگیں کاٹنا واجب ہے۔ لہذا ایک یا دو رگیں کاٹنے کی صورت میں ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔[8]

دوسرا قول: امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک چار میں سے تین کاٹنا ضروری ہے اور ان تین میں سے بھی حلقوم اور مری کا کاٹنا لازم ہے۔ لہذا اگر حلقوم اور مری میں سے کوئی ایک کاٹ دیا جائے تو ایسی صورت میں ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔ اگرچہ تین رگیں کٹ چکی ہوں۔

تیسرا قول: امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک چار رگوں میں سے ہر ایک رگ کا اکثر حصہ کاٹنا ضروری ہے۔ لہذا تین یا تین سے کم رگیں کاٹنے کی صورت میں ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔[9]

چوتھا قول: امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک دو رگوں یعنی "حلقوم" اور "مری ء" کا کاٹنا واجب ہے۔ "ودجان" کا کاٹنا ان کے نزدیک واجب نہیں ہے۔[10]

پانچواں قول: امام مالک رحمہ اللہ کے راجح قول کے مطابق تین رگوں یعنی "حلقوم" اور "ودجان" کو کاٹنا ضروری ہے۔ لہذا "مریء" کا کاٹنا ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے ان کے ہاں ضروری نہیں ہے۔[11]

چھٹا قول: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک چار رگوں کا کاٹنا واجب ہے۔ البتہ ایک روایت کے مطابق ان کا موقف شافعیہ کے موقف کے مطابق ہے۔[12]

جیسا کہ ابتدا میں یہ بات عرض کی گئی ہے کہ تمام ائمہ کے نزدیک سب سے افضل اور اکمل طریقہ یہ ہے کہ چاروں رگوں کو کاٹا جائے اور اس طرح یہ بالاتفاق سب کے نزدیک حلال ہو جائے گا اور یہی سب سے احوط یعنی محتاط طریقہ بھی ہو گا۔ چنانچہ پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ کے اندر اسی چیز کو لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ بلاشک وشبہ وہ ذبیحہ حلال ہو جائے۔ پاکستان کے حلال اسٹینڈر کی عبارت ملاحظہ ہو:

"4.2 Requirement of slaughtering: According to the Laws of Islam, the slaughter act is to sever the trachea, esophagus and both the carotid artery and jugular vein (Wadajain in Arabic) synchronized with or immediately pre-ceded by the verbal recitation of any name of Allah.[13]"

ترجمہ: "اسلامی فقہ کے مطابق ذبح کے عمل کا مطلب ہے: سانس کی نالی، کھانے کی نالی اور دونوں رگیں، خون کی رگ اور شہ رگ جس کو عربی میں ودجان کہتے ہیں، کو کاٹنا۔ جو کاٹنا زبانی طور پر اللہ کے نام کے ساتھ ہم آہنگ ہو یا ذبح سے پہلے اللہ کا نام لیا گیا ہو۔"

عمل ذبح انجام دینے کی دو صورتیں اور ان کے احکام: 1- ذبح اختیاری: ذبح اختیاری سے مراد پالتو جانوروں کا ذبح ہے جیسے بکری، گائے، بیل، بھینس وغیرہ اور اسی طرح وہ جانور جو اصلا جنگلی ہوں مگر اسے پال کر مانوس بنا لیا گیا ہو جیسے ہرن وغیرہ۔

2- ذبح غیر اختیاری: ذبح غیر اختیاری سے مراد ان حلال وحشی جانوروں کا ذبح کرنا ہے جو شکار کیے جاتے ہیں اور وہ جانور جو اصل میں تو مانوس ہوں لیکن وحشی ہو کر بھاگ گئے ہوں۔ اس صورت کو "عقر" کہتے ہیں۔

ذبح اختیاری کا حکم: ذبح اختیاری کی صورت میں جانور کو ذبح کرنا یا نحر کرنا واجب ہے۔ لہذا ان دو طریقوں (ذبح، نحر) کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے جانور کی جان لینا جائز نہیں ہے۔ اس پر تمام فقہائے کرام کا اتفاق ہے۔ البتہ جمہور فقہاء حنفیہ، مالکہ اور شافعیہ کے ہاں اونٹ کو نحر کرنا اور باقی تمام جانوروں کو ذبح کرنا مستحب ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ کا نحر کرنا واجب ہے اور گائے میں دونوں طریقے یعنی ذبح اور نحر جائز ہیں، لیکن افضل ذبح ہے۔

پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ میں ذبیحہ سے متعلق جتنے احکام ہیں وہ سب ذبح اختیاری کے ہی ہیں۔ اس لیے اس کو الگ سے باحوالہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہر عنوان کے تحت اسٹینڈرڈ کی جن شقوں کا تذکرہ آرہا ہے، وہ سب ذبح اختیاری سے تعلق رکھتے ہیں۔

ذبح غیر اختیاری کا حکم: ذبح غیر اختیاری کی صورت میں جانور کے جسم کا کوئی سا بھی حصہ زخمی کرنے سے وہ جانور حلال ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ جانور اصلا وحشی ہو یا بعد میں وحشی بن گیا ہو۔ یہ جمہور فقہائے کرام کا مذہب ہے۔[14]

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ایسے تمام جانوروں کا کھانا جائز نہیں جو اصل میں تو پالتو ہوں، لیکن بعد میں وحشی ہو گئے ہوں۔[15]

ذبح غیر اختیاری سے متعلق پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ میں درج ہے:

3.1 "**Aqr:** Slaughtering method that can be used for specific condition such as hunting of wild animals."

ترجمہ: "عقر: ذبح کا وہ خاص طریقہ ہے جو مخصوص حالات میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جنگلی جانوروں کے شکار کے لیے۔"

ذابح کی شرائط:

1. ذبح کرنے والا عقل مند ہو
2. ذبح کرنے والا مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو۔ (اہل کتاب کے حوالے سے تفصیل آگے ذکر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)
3. ذبح کرنے والا احرام میں نہ ہو۔ یہ شرط اس صورت میں ہے اگر ذبیحہ خشکی میں رہنے والا شکار ہو۔
4. ذبح کرنے والا ذبیحہ پر اللہ کا نام لے۔ (جمہور فقہاء کے نزدیک)
5. ذبح کرنے والا ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام نہ لے۔ اس مسئلہ کے ضمن میں فقہاء نے کچھ صورتیں ذکر کی ہیں جسے ہم تفصیل سے آگے ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔
6. عمل ذبح مکمل ہونے سے پہلے ہاتھ نہ ہٹائے۔ (مالکیہ کے نزدیک)
7. ذبح کرنے والا اپنے عمل سے ذبح شرعی کی نیت کرے۔ (مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک)
8. ذبح کرنے والا ذبیحہ کے گردن کے ابتدائی حصے سے کاٹے۔ (یہ شرط مالکیہ کے نزدیک ہے)[16]

اب اگر موجودہ معاییر اور اسٹینڈرڈز کی بات کریں تو سب سے پہلے ہم پاکستان کے اسٹینڈرڈ کے کچھ حوالے نقل کرتے ہیں۔ پاکستان میں فقہ حنفی کے ماننے والے زیادہ ہیں۔ اس لیے یہاں کے اسٹینڈرڈ میں فقہ حنفی کے مطابق شرائط و ضوابط غالب نظر آئیں گی۔ اس کا ایک تقابلی مطالعہ بھی ہو جائے گا۔

پاکستان کے حلال کے معیار کے کلاز کی دفعہ 2.3 میں ذابح سے متعلق شرائط ذکر کی گئی ہیں۔ چنانچہ معیار میں درج ہے:

"4.2.3 **Requirements of Slaughterer The slaughterer shall be a Muslim who:**

a. believes in the Oneness of ALLAH, accepts the Holy' Prophet Hazrat Muhammad ﷺ as the last Messenger of ALLAH and the Holy' Quran as the last and unchanged Book revealed by ALLAH ALMIGHTY;

b. Is mentally sound and fully understands the fundamental Islamic Laws and conditions related to the slaughter of animals in Islam.

c. Shall be trained in terms of health, hygiene, sanitation and animal welfare rules of Halaal slaughtering.

d. Is required to check that each animal/ bird is properly slaughtered.[17]"

ترجمہ:" 4.2.3 ذابح کی شرائط: ذبح کرنے والا شخص مسلمان ہو جو اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کا آخری پیغمبر سمجھتا ہو اور قرآن کریم کو اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف سے نازل شدہ، آخری اور غیر تبدیل شدہ کتاب ہونے پر ایمان رکھتا ہو۔ عقلی اعتبار سے ٹھیک ہو (یعنی عاقل ہو) اور جانوروں کو ذبح کرنے کے بنیادی اسلامی احکام اور شرائط کو سمجھتا ہو۔ ترجیحی بنیادوں پر (یہ شرط بھی کہ) اس کو حفظان صحت، صفائی ستھرائی اور جانوروں کی بہبود سے متعلق حلال کے اصولوں کے حوالے سے تربیت دی گئی ہو۔ اس پر لازم ہے کہ ہر ایک جانور یا پرندے کو با قاعدہ چیک کرے کہ ان کو صحیح طور پر ذبح کر دیا گیا ہے۔"

اہل کتاب کی بحث اہل کتاب کون ہیں اور ان کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟ اہل کتاب یا کتابی سے مراد وہ لوگ ہیں جو یہود و نصاری کے بنیادی عقائد پر ایمان رکھتے ہوں۔ مثلا وجود باری تعالی، انبیا کی حقانیت، کتب سماویہ پر ایمان لانا، اگرچہ وہ مشرکانہ عقائد کے قائل ہوں جیسے: عقیدہ تثلیث وغیرہ، لیکن چونکہ وہ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں کرتے اور اپنی ذبیحہ پر صرف اللہ تعالی کا نام لیتے ہیں تو شریعت نے ان کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس بات پر فقہائے کرام کا اجماع نقل کیا ہے۔"وهذا أمر مجمع عليه بين العلماء أن ذبائحهم حلال للمسلمين، لأنهم يعتقدون تحريم الذبح لغير الله ولا يذكرون على ذبائحهم إلا اسم الله وإن اعتقدوا فيه تعالى ما هو منزه عن قولهم، تعالى وتقدس."[18]

ترجمہ" اور یہ بات علماء کے درمیان اتفاقی ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنے کو حرام سمجھتے ہیں اور اپنے ذبیحہ پر صرف اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اگرچہ ان کا اللہ کی ذات کے بارے میں ایسا اعتقاد ہو جس سے اللہ پاک ہے۔ اس کی ذات بلند و برتر اور مقدس ہے۔"

دہریہ اور منکر خدا کے ذبیحہ کا حکم: البتہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اہل کتاب میں شمار تو کرتا ہو، لیکن وہ ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام لے یا وہ وہ ان بنیادی عقائد پر ایمان نہیں رکھتا جیسے آج کل دہریے، مادہ پرست جو اللہ تعالی ک ذات پر ایمان نہیں رکھتے تو ایسے شخص کا ذبیحہ حلال نہیں اور ان کو کتابی شمار کرنا اور کتابی سمجھنا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ ان کا محض کتابی ہونے کا دعوی ان کے کتابی ہونے کے لیے کافی نہ ہو گا۔

اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہونے کی فقہائے کرام کے نزدیک شرائط: فقہائے کرام کے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی کتابی سے ذبح کروائے تو ایسے ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے فقہائے کرام نے کچھ شرائط بیان فرمائی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. حنفیہ کے نزدیک اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ یا تو وہاں ذبح کے وقت مسلمان موجود ہو اور ذبح کرنے والے کتابی سے صرف اللہ تعالی کا نام سنے اور یا وہ ذبح کے وقت موجود نہ ہو اور کچھ سنے بھی نہیں۔[19]
2. شافعیہ کے نزدیک کتابی کا ذبیحہ اس وقت تک حلال رہے گا جب تک اس امر کا یقین نہ ہو کہ ذابح نے غیر اللہ کا نام ذبیحہ پر نہیں لیا۔[20]
3. مالکیہ کے ہاں مذکورہ صورت میں ذبیحہ درج ذیل شرائط کے ساتھ حلال ہو گا:

- اگر ذبیحہ کتابی کی ملکیت ہو تو صرف وہ جانور ذبح کرے جو ہماری شریعت میں حلال ہو جیسے گائے، بکری وغیرہ۔[21]
- ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام نہ لے[22]
- اگر ذابح مردار جانور کو حلال سمجھتا ہو تو مسلمان کا ذبح کے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔[23]

اہل کتاب کے ذبیحہ سے متعلق ایک اہم بات: اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال و حرام ہونے کے حوالے سے یہ ساری تفصیل اور شرائط سمجھنے کے بعد یہ بات بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ اگر کہیں شرائط موجود بھی ہوں اور ان شرائط کے مطابق کتابی کا ذبیحہ حلال بھی ہو تب بھی بہتر یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ فقط ضرورت کے وقت کھایا جائے۔ اگر کسی مسلمان کا ذبیحہ بھی موجود ہو تو ایسی صورت میں کتابی کے ذبیحہ سے بہر حال احتراز ہی بہتر ہے۔[24]

صابیہ کی تعریف: نصاری کی ایک جماعت کو کہا جاتا ہے جن کی نسبت حضرت نوح علیہ السلام کے چچا "صابئ" کی طرف کی جاتی ہے۔

سامرہ کی تعریف: یہودیوں کے ایک فرقہ کو کہا جاتا ہے جو کہ سامری نامی شخص کی طرف منسوب ہیں جو ایک ایسے بچھڑے کی عبادت کرتا تھا جسے اس نے خود بنایا تھا۔[25]

صابیہ اور سامرہ کے ذبیحہ کا حکم:

- امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صابئہ کا ذبیحہ حلال ہے، البتہ صاحبین کے نزدیک صابئہ کا ذبیحہ حرام ہے۔[26]
- مالکیہ کے نزدیک سامرۃ کا ذبیحہ حلال اور صابئہ کا حرام ہے۔[27]
- شافعیہ کے نزدیک صابئہ کا ذبیحہ اس شرط کے ساتھ حلال ہے کہ عیسائی ان کی تکفیر نہ کریں اور نہ ان کے (عیسائیوں) بنیادی عقائد میں اختلاف کرے۔ اسی طرح سامرہ کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ یہودی ان کی تکفیر نہ کرے اور نہ ہی وہ بنیادی یہودی عقائد کی مخالفت کرتا ہو۔[28]

اب اگر پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ PS:3733 کی بات کریں تو اس کا حوالہ پیچھے گذر چکا ہے کہ اس میں مسلمان ہونے کی قید اور شرط لگائی گئی ہے۔ یعنی فقہ حنفی کے مطابق اگرچہ کتابی کا ذبیحہ کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہے، لیکن ان شرائط کو یقینی بنانا عملی طور پر بہت مشکل ہے اور پاکستان تو مسلم اکثریتی ملک ہے۔ یہاں مسلمان ذابحین کا ملنا کوئی مشکل کام بھی نہیں، اس لیے معیار اور اسٹینڈرڈ کے اندر اسی بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح ہونے کی مختلف صورتیں: پہلی صورت جو فقہاء نے ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ ذابح جانور کو غیر اللہ کے تقرب کے لیے ذبح کرے اور بوقت ذبح اسی غیر اللہ کا نام لے اور یہ صورت اس آیت "وما اہل بہ لغیر اللہ"[29] (ترجمہ: اور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو) کا مدلول صریح ہے اور یہ عمل بالاتفاق حرام ہے اور ایسا ذبیحہ بھی بالاتفاق مردار اور حرام ہے۔ دوسری صورت جو فقہائے کرام نے اس آیت کے ضمن میں ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ ذابح جانور غیر اللہ کے تقرب کے لیے ذبح کرے اور بوقت ذبح اللہ تعالی ہی کا

نام لے، جیسے کہ بہت سے ناواقف مسلمان بزرگوں، پیروں کے نام پر ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بکرے مرغے وغیرہ ذبح کرتے ہیں اور یہ صورت بھی باتفاق فقہاء حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے۔[30]

تسمیہ کی بحث: جمہور فقہائے کرام (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کے نزدیک ذبیحہ (جانور) پر اللہ کا نام لینا شرط ہے، اگر اللہ تعالی کا نام لینے پر قدرت ہو اور یاد بھی ہو۔ لہذا اگر کسی نے ذبیحہ پر اللہ کا نام قصداً نہیں لیا تو وہ ذبیحہ حلال نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ اللہ کا نام لینا بھول جائے یا وہ اس سے عاجز ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔ البتہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک یہ حکم صرف ذبح اختیاری میں ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ذبیحہ پر اللہ کا نام لینا مستحب اور سنت ہے۔ لہذا ان کے نزدیک جس جانور پر تسمیہ نہیں پڑھا گیا وہ بھی حلال ہے۔ چاہے تسمیہ جان بوجھ کر چھوڑا ہو یا بھولے سے چھوٹ جائے۔ البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب "ال أم" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قصداً تسمیہ چھوڑنے کے باوجود جانور کے حلال ہونے کی کوئی تصریح نہیں۔ البتہ اس کی تصریح ضرور ہے کہ بھول کر تسمیہ چھوڑنے سے جانور حلال رہے گا۔ اسی طرح فقہائے شافعیہ سے ہمیں اس بات کی تصریح ملتی ہے کہ قصداً تسمیہ کا چھوڑنا مکروہ ہے اور چھوڑنے والا گناہ گار ہے۔[31]

وضاحت: مندرجہ بالا اختلاف اس مسئلہ میں ہے جس میں اللہ کا نام بھول کر یا قصداً چھوڑ دیا جائے، البتہ اگر کوئی ذابح اکثر و بیشتر ذبیحہ پر اللہ کا نام نہ لیتا ہو تو اس کا ذبیحہ بالاتفاق حرام ہے۔ اس کی بعض فقہاء نے تصریح بھی کی ہے جیسا کہ تفسیر مظہری میں مندرجہ ذیل عبارت شرح المقدمۃ المالکیہ سے منقول ہے: "وكل هذ في غير المتهاون، وأما المتهاون فلاخلاف أنها لاتؤكل ذبيحته تحريما......والمتهاون هو الذي يتكرر منه ذلك كثيرا.والله أعلم".[32] ترجمہ: "اور یہ ساری تفصیل اس وقت ہے جب کوئی ہلکا سمجھ کر نہ چھوڑ رہا ہو۔ جہاں تک تعلق ہے اس شخص کا جو اللہ کے نام کو ہلکا سمجھ کر اس کو چھوڑ دے تو اس میں کوئی اختلاف ہی نہیں کہ اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور وہ حرام ہوگا۔ اور ہلکا سمجھنے والا شخص وہ کہلائے گا جس سے بار بار اس غلطی کا صدور ہوتا ہو۔"

اسی طرح اگر کوئی ہلکا سمجھ کر تسمیہ چھوڑ دے تو اس کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ اس کی تصریح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الام" میں کی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "أن المسلم إذا نسي اسم الله تعالى أكلت ذبيحته وإن تركه استخفافا لم تؤكل ذبيحته."[33] ترجمہ: "مسلمان اگر اللہ تعالی کا نام لینا بھول جائے تو وہ ذبیحہ حلال ہوگا اور اگر اس نے اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو اس کا ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔" اب اگر معیارات کی بات کی جائے تو پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ PS:3733 کے کلاز نمبر 3 میں اصطلاحات اور شرائط کا تذکرہ کیا گیا ہے اور حرام اشیاء کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کلاز کی دفعہ 16 میں درج ہے:

3.2 **"Animals for which the Name of Allah is not mentioned** The animals, during slaughtering, the name Allah is not mentioned or names other than that of the Allah are mentioned or mentioned the name of Allah along with other names."[34]

ترجمہ: ’’وہ جانور جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ وہ جانور جن پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، یا اللہ کے علاوہ کسی اور نام لیا گیا ہو یا اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ کسی اور کا نام بھی لیا گیا ہو۔ (ایسے جانور کا گوشت حرام ہو گا)‘‘

اسی طرح اس معیار کے کلاز نمبر 4 کے دفعہ نمبر 1.1.3 کی شق B میں درج ہے:

1.1.1.3 "Haraam Animals

B. Animals slaughtered in the name of, or dedicated to, anybody/thing other than ALLAH TA'ALA."[35]

ترجمہ: ’’حرام جانوروں میں وہ جانور بھی شامل ہے جو اللہ کے علاوہ کسی انسان یا کسی چیز کے نام پر یا اس کی خوشنودی کے لیے ذبح کیا گیا ہو۔‘‘

تسمیہ کے الفاظ: حنفیہ کے نزدیک اللہ تعالی کا نام لینا ضروری ہے چاہے کوئی سا بھی نام لے لے۔ عربی میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔ دونوں طرح جائز ہے۔[36] مالکیہ کے نزدیک ذابح پر اللہ تعالی کا نام لینا لازم ہے چاہے الفاظ کچھ بھی ہوں۔ جیسے: "بسم الله، لا اله الا الله، سبحان الله،الله اكبر"۔**البتہ** "بسم الله والله اكبر" کہنا **افضل** واولی ہے۔[37] شافعیہ کے نزدیک **"بسم اللہ"** کہنا کافی ہے۔**البتہ** "بسم الله الرحمن الرحيم" کہنا اولی اور **افضل** ہے۔[38] حنابلہ کے ہاں ایک قول کے مطابق "بسم الله" کہنا واجب ہے اور دوسرے قول کے مطابق" الله اكبر، سبحان الله، الحمد لله کہنا کافی ہے اور اگر ذابح عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں اللہ کا نام لے تب بھی ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے کافی ہو گا۔[39]

تسمیہ کی شرائط:

1. تسمیہ ذبح کرنے والا خود پڑھے۔
2. وہ تسمیہ خاص ذبح کے مقصد کے لیے پڑھے۔ شکر کے طور پر یا کسی کام کے آغاز کی نیت سے نہ پڑھے۔
3. تسمیہ کے کلمات ایسے ہوں جن میں اللہ تعالی کی تعظیم اور کبریائی کے علاوہ کسی دوسرے مفہوم کی آمیزش نہ ہو۔ لہذا دعائیہ کلمات جیسے "اللهم اغفر لی" وغیرہ کے ساتھ ذبح کرنا درست نہیں۔
4. جس جانور کو ذبح کیا جارہا ہے، تسمیہ کے ساتھ اس جانور کی تعیین بھی کرے۔ یعنی ہر جانور پر الگ الگ تسمیہ پڑھے۔[40]

تسمیہ کا وقت:

- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک ذبح اختیاری میں تسمیہ کا وقت عمل ذبح کا وقت ہے۔[41]
- حنابلہ کے صحیح قول کے مطابق تسمیہ کا وقت عمل ذبح کے دوران عین ہاتھ کی حرکت کا وقت ہے۔[42]

چنانچہ اب اگر معیارات کی بات کی جائے تو پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ PS:3733 کے کلاز نمبر 4.2.7.1.5 کی مختلف شقیں درج ذیل ہیں:

4.2.7.1.5 **"Slaughtering Procedure**

a. Mechanical slaughter of Halaal animals is prohibited.

b. The act of slaughtering shall be done with the intention (NİYYAH) in that the slaughterer is well aware of his action.

e. At the time of slaughtering the animals, the slaughterer shall utter TASMIYAH (BISMILLAH WALALAH-O-AKBAR) and he shall not mention any name other than ALLAH. Mentioning the name of ALLAH shall be on each and every animal to be slaughtered individually.[43]"

ترجمہ: "حلال جانور کا مشینی ذبیحہ سختی سے ممنوع ہے۔ ترجیحی بنیادوں پر ذبح کا عمل نیت کے ساتھ کیا جائے تاکہ اسے ذبح کے عمل سے بخوبی آگاہی رہے۔ جانور کو ذبح کرتے وقت ذابح تسمیہ یعنی بسم اللہ واللہ اکبر زبان سے پڑھے اور اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام نہ لے۔ اللہ کا نام ہر ذبح کرنے والے جانور پر الگ الگ لیا جائے۔"

آلہ ذبح کی شرائط اور احکام:

اس بات پر تو فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ عمل ذبح ہر اس آلہ سے جائز ہے جو خون بہادے اور رگیں کاٹ دے، چاہے وہ آلہ لوہے کا ہو، پتھر کا ہو، لکڑی کا ہو یا بانس کا ہو۔[44] **پہلی شرط: آلہ ذبح دھار دار ہو۔** آلہ ذبح کا دھار دار ہونا باتفاق فقہاء واجب ہے تاکہ وہ اپنی دھار کی وجہ سے جانور کو کاٹ دے نہ کہ اپنے بوجھ اور وزن سے اور اس کے لیے چھری کا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ ہر اس چیز سے ذبح کیا جاسکتا ہے جو دھار دار ہو چاہے وہ لوہے پتھر یا لکڑی کی ہو۔[45] **دوسری شرط: آلہ ذبح دانت یا ناخن نہ ہو:** دانت اور ناخن کے بارے میں مذاہب اربعہ کا اختلاف ہے جس کی تفصیل یہ ہے: **فقہ حنفی:** حنفیہ کے نزدیک ذبح شرعی اس دانت اور ناخن سے جائز نہیں جو جسم سے متصل ہو چنانچہ اگر وہ دانت اور ناخن جسم سے کٹے ہوئے ہوں تو اس سے ذبح شرعی تو حاصل ہو جائے گی البتہ کراہت تب بھی رہے گی۔[46] **فقہ شافعی و مالکی:** شافعیہ اور مالکیہ کے صحیح قول کے مطابق دانت اور ناخن اور بقیہ تمام ہڈیوں سے ذبح شرعی جائز نہیں چاہے وہ جسم سے متصل ہوں یا کٹے ہوئے ہوں۔[47] **فقہ حنبلی:** حنابلہ کے نزدیک دانت اور ناخن سے تو ذبح شرعی جائز نہیں البتہ ہڈی کے بارے میں راجح قول جواز کا ہے یعنی ذبح شرعی اس سے جائز ہے۔[48] اسی کے ساتھ ساتھ آلات ذبح کا پاک اور صاف ہونا ایک ایسا تقاضا ہے جو ظاہر ہے کہ مطلوب بھی ہے۔ عموماً فقہاء اس کو اگر ذکر نہیں کرتے تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ پاک ناپاک، حلال و حرام کے احکام الگ سے بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ لیکن آلات ذبح میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ پاک ہوں۔ ان میں کوئی نجاست نہ ہو۔ کوئی حرام کی آمیزش نہ ہو۔ آج کل عموماً آلات ذبح اسٹیل کے ہی ہوتے ہیں۔ یہ حلال کے تقاضوں سے ہٹ کر ہائی جین اور صفائی کے تقاضوں میں سے بھی ہے۔ اس لیے اس کی رعایت رکھنا بھی ضروری ہی ہوتا۔ اس ساری تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے اب آلہ ذبح کے بارے میں پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ میں درج عبارت کا مطالعہ کرتے ہیں:

4.2.4" Requirements of Slaughtering tools and utensils

a. Slaughtering lines, food grade tools and utensils shall be clean and used for the purpose of Halaal slaughter only.

b. Slaughtering tools shall be sharp and cut by their edge, not by weight.[49]"

ترجمہ: " آلات ذبح اور اوزار کے تقاضے: ذبح کی لائن، آلات ذبح فوڈ گریڈ ہو اور تمام سامان / برتن صاف ستھرے ہوں اور صرف حلال ذبیحہ کے لیے استعمال ہوتے ہوں۔

آلات ذبح دھار دار اور تیز ہونے چاہییں جو اپنی دھار سے کاٹے، نہ کہ اپنے وزن کی وجہ سے۔"

ذبح کے آداب و مستحبات: مستحبات کے عنوان کے تحت جتنی چیزیں ذکر کی گئی ہیں، یہ تمام وہ چیزیں ہیں جن کا ذبیحہ کی حلت و حرمت سے کوئی تعلق نہیں، لیکن افضل اور غیر افضل کا معاملہ ہے۔ کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جن کو اپنانے کی شریعت میں انتہائی تاکید ہے، لیکن اس کے باوجود اگر ان میں سے کسی کام میں کوتاہی ہو تو جانور بہر حال حلال ہی رہے گا۔ اگرچہ وہ کراہت سے خالی نہ ہو گا:

ذبح کا عمل دن میں کرنا۔ یہ شرط عموماً فقہاء اس لیے لگاتے ہیں کہ اس وقت رات کی تاریکی میں جانور کی رگوں کا صحیح سے پتا نہیں چل سکتا تھا اور اس میں اس بات کا احتمال ہوتا تھا کہ شاید صحیح طریقے سے جانور ذبح نہ ہو سکے۔ آج کل لائٹوں اور روشنیوں اور بجلی کی دستیابی کی وجہ سے یہ مشکل نہیں رہی ہے۔ رات کو بھی اچھی خاصی روشنی کا بندوبست بآسانی ہو جاتا ہے۔ اس لیے رات کو بھی بلا کراہت جانور کو ذبح کیا جا سکتا ہے۔

ذابح اور ذبیحہ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا۔ یہ بھی سنت اور مستحب عمل ہے۔ اس کا ذبیحہ کے حلال یا حرام ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ جانور کو گرانے کے بعد گھسیٹ گھسیٹ کر قبلہ رخ کرنا جانور کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے۔ اگر بآسانی قبلہ رخ کرنا ممکن ہو تو قبلہ رخ کر لیا جائے ورنہ پھر جس رخ پر جانور گرا ہے، اسی رخ پر اس کو ذبح کر دیا جائے۔

ذبیحہ کو اس کے بائیں کروٹ پر نرمی سے لٹانا تاکہ ذابح کا رخ قبلہ کی طرف ہو سکے۔

جانور کی تمام (چار) رگیں کاٹنا۔ یعنی اگر تین بھی کٹ جائیں تو حلال تو بہر حال ہو جائے گا لیکن افضل و اکمل طریقہ یہی ہے کہ مکمل رگیں کٹ جائیں۔ عمل ذبح تیزی سے کرنا تاکہ جلد از جلد جانور ٹھنڈا ہو جائے اور اس کو تکلیف کم سے کم ہو۔

جانور کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا۔ اس لیے کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہے جو اللہ نے ہمارے لیے مسخر کی ہے۔ بے جا سختی ظاہر ہے کہ کسی طور روا نہیں ہو سکتی۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ بے جا سختی اللہ کو پسند نہیں۔ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کرنا تاکہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو۔

ذبح کے وقت تسمیہ و تکبیر یعنی بسم اللہ واللہ اکبر کہنا۔ (شافعیہ کے نزدیک)۔[50] ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ذبح کے وقت تسمیہ یعنی اللہ کا نام لینا صرف شافعیہ کے ہاں مستحب ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک تسمیہ واجب ہے۔ اس کی تفصیل تسمیہ کی بحث میں گذر چکی ہے۔ تو یہاں مستحبات میں اس کا ذکر فقہ شافعی کے مطابق ہے جس کی تصریح کر دی گئی ہے۔

عمل ذبح دائیں ہاتھ سے انجام دینا، عمل ذبح دھار دار آلہ سے انجام دینا تاکہ جانور کو تکلیف کم سے کم ہو۔ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو پانی پلانا۔ اس کا تعلق بھی جانور کو راحت پہنچانے سے ہے۔ اگر ذبیحہ قربانی کا جانور ہو تو ذابح کے لیے مستحب ہے کہ وہ تسمیہ سے قبل اور بعد میں تین تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہے اور پھر یہ دعا پڑھے: "اللہم ہذا منک والیک فتقبلہ منی." ترجمہ: "یا اللہ یہ آپ ہی کی عطا ہے اور آپ ہی کے لیے ہے۔ اس کو میری طرف سے قبول فرمالیجیے!"[51]

وہ تمام امور جو ذبح میں مستحب ہیں، نحر میں بھی ان امور کا خیال کیا جائے البتہ نحر میں ایک اضافی استحباب اس بات کا ہے اور نحر کا بہتر طریقہ بھی یہ ہے کہ اس کے اگلے بائیں پیر کو باندھ کر باقی تین پیروں پر کھڑا کر کے اس کو نحر کیا جائے۔[52]

ذبح کے مکروہات: مکروہات کا مطلب بھی یہ ہے کہ یہ وہ امور ہیں جن کو شریعت نے ناپسند کیا ہے اور ان کے ارتکاب سے منع بھی کیا ہے، لیکن اگر کوئی ایسا کرلے تو بہر حال اس سے جانور کے حلال ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جانور حلال رہے گا۔ اپنی اس کوتاہی اور غلطی کا گناہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جب قوانین اور معیارات بنائے جاتے ہیں تو اس میں تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے، تب ہی وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کو معیار یا اسٹینڈرڈ قرار دیا جائے، اس لیے عموماً ان چیزوں کو معیار اور اسٹینڈرڈ میں سختی سے منع کیا جاتا ہے اور سلاٹر نگ ہاوس کی ذمہ داری ہوتی ہے وہ ان تمام چیزوں کی رعایت رکھے۔

جانور کو مذبح خانہ تک گھسیٹ کر لانا اور گرانے کے وقت بے جا ظلم کرنا، کسی جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا، جانور کے مکمل ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا، جسم سے کٹے ہوئے دانت، ناخن یا ہڈی سے جانور کو ذبح کرنا[53]، لوہے کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے آلہ سے ذبح کرنا[54]، ان مستحبات کی رعایت کرنا اور مکروہات سے اپنے آپ کو بچانا پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ میں بھی درج ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

Animal Welfare: Animals/birds should be treated in ways that minimize fear, pain, stress and suffering. Animals are provided with water, food, proper handling, health care, an environment appropriate to their care and use, with thoughtful consideration for their species-typical biology and behaviour. Animals/birds should be provided with water and feed during the long journey. If animals/birds have arrived from long distance, they should first be allowed to rest and be provided with water and feed.[55]"

ترجمہ: " جانوروں کی بہبود: جانور یا پرندوں کو اس طریقے سے ہینڈل کیا جائے کہ اس کو خوف، تکلیف، ٹینشن اور پریشانی کم سے کم ہو۔ جانوروں کو پانی، چارہ فراہم کیا جائے۔ مناسب طریقے سے ان کا خیال رکھا جائے۔ ان کی صحت کا خیال رکھا جائے۔ ان کی دیکھ بھال اور استعمال کے لئے موزوں ماحول، ان کی نسلوں کی مخصوص حیاتیات اور طرز عمل پر غور و فکر کے ساتھ۔ جانوروں/پرندوں کو لمبے سفر کے دوران مناسب پانی اور چارہ دیا جائے۔ اگر جانور/پرندے لمبا سفر کر کے دور دراز سے لائے گئے ہیں تو ان کو پہلے آرام دیا جائے اور مناسب پانی اور چارہ فراہم کیا جائے۔"

حوالہ جات

[1] المائدة: 3

[2] عثمانی، محمد تقی، بحث فی قضایا فقهية معاصرة: 373/1، دار القلم، دمشق، طبعة خاصة 1434ھ-2013م

[3] الخرشی، ابو عبدالله، محمد الخرشی، حاشية الخرشي: 301/2، الطبعة الكبرى ببولاق مصر المحمية، الطبعة الثانية 1317ھ

الدردير، ابو البركات، احمد بن محمد بن احمد، حاشية الصاوي على الشرح الصغير: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعة الثانية 1415ھ

[4] Page:6, PS:3733-, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016

[5] ابو فارس، د. محمد عبد القادر أحكام الذبائح في الإسلام: 85، دار الفرقان للنشر والتوزيع: الطبعة الاولى 2013

[6] الموسوعة الفقهية الكويتية: 183/21، الذبائح. الطبعة الثانية 1992، طباعة ذات السلاسل — الكويت، وزارة الأوقاف

[7] ابن منظور، محمد بن مكرم بن منظور الانصاری الافريقي المصری، لسان العرب: 397/2، دار صادر، بيروت، الطبعة السادسة 1417ھ/1997م

[8] ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد: الذبائح: 112/4، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة الاولى 1416ھ/1996م

[9] الكاساني، ابو بكر بن سعود، علاؤالدين، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 205/6، دار الكتب العلمية، الطبعة 2010م

[10] ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد: الذبائح: 112/4، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة الاولى 1416ھ، 1996ء

[11] الزحیلی، الدکتور وہبۃ، الفقہ الاسلامی وادلتہ: 2765/4، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

[12] ابن قدامۃ، موفق الدین، شمس الدین، المغنی والشرح الکبیر علی متن المقنع فی فقہ الامام احمد بن حنبل: 46/11، دار الفکر، الطبعۃ 1994م

[13] Page:12, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016

[14] الكاساني، ابو بكر بن سعود، علاؤالدين، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 43/5، دار الكتب العلمية 2010م،

- الزيلعي، عثمان بن علي بن محجن البارعي، الحنفي، تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق: 6/54-58، دار الكتب العلمية، DKI، بيروت، لبنان
- النووي، يحيى بن شرف، روضة الطالبين وعمدة المفتيين، كتاب الصيد والذبائح: 205/2، دار الفكر للطباعة والنشر، الطبعة 1415ھ/1995م
- الرملي، محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة، نهاية المحتاج الى شرح المنهاج: 113/8، دار الفكر، بيروت، الطبعة الاولى 1404ھ/1984
- الشربيني، محمد بن احمد الخطيب، مغني المحتاج الى معرفة معاني الفاظ المنهاج: 273/4، دار الكتب العلمية، الطبعة الاولى: 1415ھ/1994م
- ابن قدامه المقدسی، عبدالله بن احمد بن محمد بن قدامه الجماعيلي الدمشقي، المغني: 558/8، دار عالم الكتب، الطبعة الثالثة: 1417-1997
- ابن قدامه المقدسی، عبدالله، المقنع: 547/3، مكتبة السوادي للتوزيع، جدة، المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى 1421ھ-2000م
- الشوكاني، محمد بن علي بن محمد اليمني، نيل الأوطار من اسرار منتقى الاخبار: 168/8، دار الحديث، مصر، الطبعة الاولى 1413ھ— 1993م

[15] الدسوقي، احمد الدردير، محمد عرفه الدسوقي، حاشية الدسوقي على الشرح الكبير: 103/2، دار احياء الكتب العربية، الطبعة الثالثة 1425ھ

- الصاوي، أحمد بن محمد الخلوتي، المالكي المصري، بلغة السالك لأقرب المسالك: 315/1، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى 1415ھ
- ابن رشد، محمد بن احمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد: الذبائح: 469/1، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة الاولى 1416ھ/1996م

[16] الموسوعة الفقهية الكويتية: 183/21، الذبائح. الطبعة الثانية 1992، طباعة ذات السلاسل — الكويت، وزارة الأوقاف

Page:14, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016[17]

[18] ابن کثیر، حافظ عماد الدین، تفسیر ابن کثیر: 479/2، دار الكتاب العربي، بيروت، الطبعة الأولى 2001

[19] الكاساني، ابو بكر بن سعود، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الذبائح والصيود: 229/6، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الثالثة: 2010م

[20] البجيرمي، سليمان بن محمد الشافعي، حاشية البجيرمي على الخطيب المسماة تحفة الحبيب على شرح الخطيب: 4/251-256، دار الفكر الطبعة 1415ھ-1995

[21] الخرشي، ابوعبدالله، محمد الخرشي، حاشية الخرشي: 302/2، الطبعة الكبرى ببولاق مصر الحمية، الطبعة الثانية 1317ھ

[22] الدردير، ابوالبركات، احمد بن محمد بن احمد، حاشية الصاوي على الشرح الصغير: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعة الثانية 1415ھ

[23] الدردير، ابوالبركات، احمد بن محمد بن احمد، حاشية الصاوي على الشرح الصغير: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعة الثانية 1415ھ

[24] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي، العقود الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الذبائح: 232/2، 231، مكتبہ حقانیہ پشاور

[25] البجيرمي، سليمان بن محمد عمر الشافعي، حاشية البجيرمي على الخطيب المسماة تحفة الحبيب على شرح الخطيب: 233/4، دار الفكر الطبعة 1415ھ-1995

[26] الكاساني، ابو بكر بن سعود، علاؤالدين، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 271/2، ردالمحتار على الدر المختار: 187/5

[27] الخرشي، ابوعبدالله، محمد الخرشي، حاشية الخرشي: 303/2، الطبعة الكبرى ببولاق مصر الحمية، الطبعة الثانية 1317ھ

الدردير، ابوالبركات، احمد بن محمد بن احمد، حاشية الصاوي على الشرح الصغير: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعة الثانية 1415ھ

[28] البجيرمي، سليمان الشافعي، حاشية البجيرمي على الخطيب المسماة تحفة الحبيب على شرح الخطيب: 233/4، دار الفكر الطبعة 1415ھ-1995

[29] البقرة: 173

[30] مفتی اعظم، محمد شفیع، معارف القرآن: 421/1، ادارہ معارف القرآن کراچی، طبع 2007

[31] النووی، يحيى بن شرف الدين، روضة الطالبين وعمدة المفتيين، كتاب الصيد والذبائح: 205/2، دار الفكر للطباعة والنشر، الطبعة 1415ھ/1995م

[32] پانی پتی، قاضی ثناء اللہ عثمانی، تفسیر مظہری: 318/3، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اشاعت دسمبر 2002-1423ھ

[33] امام شافعی، الأم: 174/3، ذبائح أهل الكتاب، دار احياء التراث العربي، الطبعة الاولى: 1440ھ/2000م

Page:7, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016[34]

Page:9, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016[35]

[36] الكاساني، علاؤالدين أبو بكر بن مسعود الحنفي، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 243/6، دار الكتب العلمية، الطبعة الثالثة 2010م

[37] الدردير، ابوالبركات، احمد بن محمد بن احمد، حاشية الصاوي على الشرح الصغير: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعة الثانية 1415ھ

[38] البجيرمي، سليمان بن محمد عمر الشافعي، حاشية البجيرمي على الخطيب المسماة تحفة الحبيب على شرح الخطيب: 251/4، دار الفكر الطبعة 1415ھ-1995

— الشربيني، محمد بن احمد الخطيب، مغني المحتاج الى معرفة معاني الفاظ المنهاج: 272/4، دار الكتب العلمية، الطبعة الاولى: 1415ھ/1994م

— [39] ابن قدامہ عبد اللہ بن احمد بن محمد، المقنع: 540/3، مكتبة السوادي للتوزيع، جدة، السعودية، الطبعة الأولى 1421ھ-2000م

[40] الموسوعة الفقهية الكويتية: 192/21، كتاب الذبائح، طباعة ذات السلاسل، الكويت، وزارة الأوقاف، الطبعة الثانية: 1992م

[41] الكاساني، علاؤالدين أبو بكر بن مسعود الحنفي، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 243/5، دار الكتب العلمية، الطبعة الثالثة 2010م

- الدردیر، ابوالبرکات، احمد بن محمد بن احمد، حاشیۃ الصاوي علی الشرح الصغیر: 314/1، دار المعارف، القاهرة، الطبعۃ الثانیۃ 1415ھ
- [42] ابن قدامہ المقدسی، عبداللہ بن احمد بن محمد، المقنع: 540/3، مكتبۃ السوادي للتوزيع، جدة، السعودیۃ، الطبعۃ الأولی 1421ھ-2000م

Page:13,14, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016[43]

[44] ابن رشد، محمد بن احمد بن محمد، بدایۃ المجتهد ونهایۃ المقتصد: الذبائح: 115/4، دار الكتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔ الطبعۃ الاولی 1416ھ، 1996ئ

[45] الموسوعۃ الفقهیۃ الکویتیۃ: 195/19، کتاب الذبائح، طباعۃ ذات السلاسل، الکویت، وزارۃ الأوقاف، الطبعۃ الثانیۃ: 1992م

[46] الكاساني، علاؤالدين أبو بكر بن مسعود الحنفي، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 42/5، دار الكتب العلمیۃ، الطبعۃ الثالثۃ 2010م

[47] الخرشی، ابوعبداللہ، محمد الخرشی، حاشیۃ الخرشي: 315/2، الطبعۃ الكبرى ببولاق مصر الحمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ 1317ھ

الرملی، شهاب الدين، محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة، نهايۃ المحتاج الی شرح المنهاج: 113/8، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الاولی 1404ھ/1984

[48] ابن قدامہ المقدسی، الحنبلی، موفق الدین عبداللہ الدمشقی، المقنع: 537/3، مكتبۃ السوادي للتوزيع، جدة، الطبعۃ الأولی 1421ھ-2000م

[49] Page:13 PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016

[50] الزحيلي: الدكتور وهبۃ، الفقه الإسلامي وأدلته: 2771/4-2774، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

[51] الموسوعۃ الفقهیۃ الکویتیۃ، الذبائح: 198/21، الطبعۃ الثانیۃ: 1992، طباعۃ ذات السلاسل-الکویت-وزارۃ الأوقاف

[52] الكاساني، علاؤالدين أبو بكر بن مسعود الحنفي، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 41/5، دار الكتب العلمیۃ، الطبعۃ الثالثۃ 2010م

- الرملی، شهاب الدين، شمس الدين محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة، نهايۃ المحتاج الی شرح المنهاج: 111/8، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الاولی 1404ھ/1984
- ابن قدامہ المقدسی، الحنبلی، ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ الجماعیلی الدمشقی، المقنع: 574/3، مكتبۃ السوادي للتوزيع، جدة، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الأولی 1421ھ-2000م

[53] الموسوعۃ الفقهیۃ الکویتیۃ: الذبائح: 21، الطبعۃ الثانیۃ: 1992، طباعۃ ذات السلاسل-الکویت-وزارۃ الأوقاف

[54] ابن رشد محمد بن احمد القرطبّی الاندلسی، بدایۃ المجتهد ونهایۃ المقتصد: 328/1، دار الكتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔ الطبعۃ الاولی 1416ھ، 1996ء

[55] Page:16, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016[55]

References

1. Al Maida:3
2. Usmani, Buhoos Fee Qazaya Fiqhiya Muasira: 1/373, Dar ul Qalam, Damascus, special published 1434 hijri-2013
3. Al Kharshi, Abu Abdullah, Muhammad Al Kharshi, Hashiya Al Kharshi:2-301, al tabat ul Kubra, Boolaq, Egypt, 2nd version 1317 hijri.
4. Page:6, PS:3733-, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
5. Abu Faris, Dr. Muhammad Abd ul Qadir, Ahkam ul Zabaih Fil Islam:85, Dar ul Furqan 1st edition 2013.
6. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/183, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992,

7. Ibn e Manzoor, Jamal ul Deen, Abul Fazl, Muhammad bin Mukarram bin Manzoor al Ansari, al afriqi, almisri, Lisan ul Arab: 2/397, Beirut, 6th edition 1997.
8. Ibn e Rushd, Abul Waleed, Al Imam Alqafi, Muhammad bin Muhammd bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, Al Undulasi, Bidaya tul Mujtahid wa Nihaya tul Muqtasid : Chapter Al Zabaih: 4/112, Dar ul Kutub al ilmia Beirut, Lebanon, 1st edition 1996.
9. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 6/205, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
10. Ibn e Rushd, Abul Waleed, Al Imam Alqafi, Muhammad bin Muhammd bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, Al Undulasi, Bidaya tul Mujtahid wa Nihaya tul Muqtasid : Chapter Al Zabaih: 4/112, Dar ul Kutub al ilmia Beirut, Lebanon, 1st edition 1996.
11. Al Zuhaili, Dr Wahba, Alfiqh ul Islami Wa Adillatuhu: 4/2765, Maktaba Rasheedia, Sarki Road Quetta, Pakistan.
12. Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Mughni wash Sharh ul Kabeer ala Matnil almuqni fee fiqh il Imam Ahmad bin Hanbal: 11/46, Dar ul Fikr, edition 1994.
13. Page:12, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
14. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 5/43, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
    - Al Zailai, Fakhrud Deen, Usman bin Ali bin Mihjan albari, Alhanfi, Tabien ul Haqaiq Sharh Kanz ul Daqaiq: 6/ 54-58, Dar ul Kutub Al Ilmia DKI, Beirut, Lebanon.
    - Al Nawawi, Muhi ud Deen bin Sharaf ud Deen, Abu Zakaria, Rauza tut Talibeen wa Umda tul Mufteen, Kitab ul Alsaid waz zabaih: 2/205, Dar ul Fikr, edition 1995
    - Al Ramali, Shihab ul Deen, Shams ul Deen, Muhammad bin Abil Abbas Ahmad bin Hamza, Nihaya tul Mohtaj ila Sharhil Minhaj: 8/113, Dar ul Fikr Beirut Lebanon. 1st edition 1984.
    - Al Sharbeeni, Al Shafi, Shams ul Deen, Muhammad bin Ahmad Al Khateeb, Mughnil Mohtaj ila Marifati Alfazil Minhaj: 4/273, Dar ul Kutub al ilmia, 1st edition 1994.
    - Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Mughni: 8/558, Dar Alamilkutub, 2nd edition 1997.
    - Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Abdullah bin Ahmad bin Muhammad Qudama Al jamaeli al dimashqi, Al Muqni : 3/547,Maktab tus Sawadi, Saudia, 1st edition 2000.
    - Al Shaukani, Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Abdullah Al Shukani, Nail ul Autar min Asrari Muntqal akhbar: 8/168, Dar ul Hadith, Egypt, 1st edition 1993.
15. Al Dashooqi, Ahmad Al Durair, Muhammad Urfa, Hashia tud Dasooqi Alash Sharhil Kabeer: 2/103, Dar Ihya alkutub alarabia, 2nd edition 1425 hijri.
    - AS Saawi, Ahmad bin Muhammad al Khalooti, Almaliki almisri, Bulgha tus Salik li Aqrabil Masalik: 1/315, Dar ul Kutub alilmia, Beirut, 1st edition 1415hijri.
    - Ibn e Rushd, Abul Waleed, Al Imam Alqafi, Muhammad bin Muhammd bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, Al Undulasi, Bidaya tul Mujtahid wa Nihaya tul Muqtasid : Chapter Al Zabaih: 1/469, Dar ul Kutub al ilmia Beirut, Lebanon, 1st edition 1996.
16. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/183, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992,
17. Page:14, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
18. Ibn e Kathier, Hafiz Imad ud Deen, Tafseer Ibne Kaseer: 2/479, Dar ul Kitab al Arabi, Beirut, 1st edition 2001.
19. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 6/229, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.

20. Al Bujairami, Sulaiman bin Muhammad Umar Ash Shafi, Hashia tul Bujairami Alal Khateeb Almusammat Tohfa ul Habeeb ala Sharhil Khateeb, almaroof b Aliqna fee Halle alfaz abi shuja : 4/251-256, Dar ul Fikr, edition of 1995.
21. Al Kharshi, Abu Abdullah, Muhammad Al Kharshi, Hashiya Al Kharshi: 2/302, al tabat ul Kubra, Boolaq, Egypt, 2nd version 1317 hijri.
22. Al Durair, Abul Barakat, Ahmad bin Muhammad bin Ahmad, Hashia tus Saawi alash Sharhis Sagheer : 1/314, Dar ul Maarif, Curio: 2nd edition 1415 hijri.
23. As same as above
24. Ibn e Abideen, Muhammad Ameen bin Umar bin Abd ul Azeez Abideen al Dimashqi, Al Hanfi: Aluqood ud Duraria fee Tanqeehil Fatawal Hamidia, Chapter Al Zabaih: 2/231,232: Maktaba Haqqania, Peshawar.
25. Al Bujairami, Sulaiman bin Muhammad Umar Ash Shafi, Hashia tul Bujairami Alal Khateeb Almusammat Tohfa ul Habeeb ala Sharhil Khateeb, almaroof b Aliqna fee Halle alfaz abi shuja : 4/233, Dar ul Fikr, edition of 1995.
26. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 2/271. Rad ul Mohtar ald dur rilmukhtar: 5/187
27. Al Kharshi, Abu Abdullah, Muhammad Al Kharshi, Hashiya Al Kharshi:2/303, al tabat ul Kubra, Boolaq, Egypt, 2nd version 1317 hijri.
    - Al Durair, Abul Barakat, Ahmad bin Muhammad bin Ahmad, Hashia tus Saawi alash Sharhis Sagheer : 1/314, Dar ul Maarif, Curio: 2nd edition 1415 hijri.
28. Al Bujairami, Sulaiman bin Muhammad Umar Ash Shafi, Hashia tul Bujairami Alal Khateeb Almusammat Tohfa ul Habeeb ala Sharhil Khateeb, almaroof b Aliqna fee Halle alfaz abi shuja : 4/233, Dar ul Fikr, edition of 1995.
29. Al Baqara: 173
30. Mufti Azam, Muhammad Shafi, Maarif ul Quran: 1/421, Idara Maarif ul Quran, Karachi, edition 2007.
31. Al Nawawi, Muhi ud Deen bin Sharaf ud Deen, Abu Zakaria, Rauza tut Talibeen wa Umda tul Mufteen, Kitab ul Alsaid waz zabaih: 2/205, Dar ul Fikr, edition 1995
32. Pani Patti, Qazi Sanaullah Usmani, Tafseer Mazhari: 3/318, Zia ul Quran Publications, edition 2002.
33. Imam Shafi, Al Umm: 3/174, Zabaih Ahlil Kitab, Dar Ihya al Turas Al Arabi, 1st edditon 2000.
34. Page:7, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
35. Page:9, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
36. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 6/243, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
37. Al Durair, Abul Barakat, Ahmad bin Muhammad bin Ahmad, Hashia tus Saawi alash Sharhis Sagheer : 1/314, Dar ul Maarif, Curio: 2nd edition 1415 hijri.
38. Al Bujairami, Sulaiman bin Muhammad Umar Ash Shafi, Hashia tul Bujairami Alal Khateeb Almusammat Tohfa ul Habeeb ala Sharhil Khateeb, almaroof b Aliqna fee Halle alfaz abi shuja : 4/251, Dar ul Fikr, edition of 1995.
    - Al Sharbeeni, Al Shafi, Shams ul Deen, Muhammad bin Ahmad Al Khateeb, Mughnil Mohtaj ila Marifati Alfazil Minhaj: 4/272, Dar ul Kutub al ilmia, 1st edition 1994.
39. Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Muqni: 3/540, Maktab tus Sawadi Saudia, 1st edition 1421hijri, 2000.
40. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/192, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992,

41. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 5/243, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
    - Al Durair, Abul Barakat, Ahmad bin Muhammad bin Ahmad, Hashia tus Saawi alash Sharhis Sagheer : 1/314, Dar ul Maarif, Curio: 2nd edition 1415 hijri.
42. Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Muqni: 3/540, Maktab tus Sawadi Saudia, 1st edition 1421hijri, 2000.
43. Page:13,14, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
44. Ibn e Rushd, Abul Waleed, Al Imam Alqafi, Muhammad bin Muhammd bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, Al Undulasi, Bidaya tul Mujtahid wa Nihaya tul Muqtasid: Chapter Al Zabaih: 4/115, Dar ul Kutub al ilmia Beirut, Lebanon, 1st edition 1996.
45. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/195, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992,
46. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 5/315, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
47. Al Kharshi, Abu Abdullah, Muhammad Al Kharshi, Hashiya Al Kharshi:2/315, al tabat ul Kubra, Boolaq, Egypt, 2nd version 1317 hijri.
    - Al Ramali, Shihab ul Deen, Shams ul Deen, Muhammad bin Abil Abbas Ahmad bin Hamza, Nihaya tul Mohtaj ila Sharhil Minhaj: 8/113, Dar ul Fikr Beirut Lebanon. 1st edition 1984.
48. Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Muqni: 3/537, Maktab tus Sawadi, Saudia. 1st edition 2000.
49. Page:13 PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016
50. Al Zuhaili, Dr Wahba, Alfiqh ul Islami Wa Adillatuhu: 4/2771-2774, Maktaba Rasheedia, Sarki Road Quetta, Pakistan.
51. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/195, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992.
52. Al Kasani, Abu Bakar Bin Sauud, Alauddeen, Badai us Sanai fee Tarteeb esh Sharai: 5/41, Dar ul Kutub Al Ilmia 1st edition 2010.
    - Al Ramali, Shihab ul Deen, Shams ul Deen, Muhammad bin Abil Abbas Ahmad bin Hamza, Nihaya tul Mohtaj ila Sharhil Minhaj: 8/111, Dar ul Fikr Beirut Lebanon. 1st edition 1984.
    - Ibn e Qudama, Muaffiq ud deen, Al Muqni: 3/574, Maktab tus Sawadi Saudia, 1st edition 1421hijri, 2000.
53. Al Mausooa tul Fiqhiya al Kwuaitia :21/195, Chapter: Al Zabaih: 2nd edition 1992.
54. Ibn e Rushd, Abul Waleed, Al Imam Alqafi, Muhammad bin Muhammd bin Ahmad bin Rushd Al Qurtabi, Al Undulasi, Bidaya tul Mujtahid wa Nihaya tul Muqtasid: Chapter Al Zabaih: 1/328, Dar ul Kutub al ilmia Beirut, Lebanon, 1st edition 1996.
55. Page:16, PS:3733, Pakistan Standard & Quality Control Authority, edition 2016